تمہارے شہر کا انصاف ہے
عجب انصاف!!

علمائے اہل سنت

تمہارے شہر کا انصاف ہے عجب انصاف!!

مبسملا و محمدا و مصلیا

ٹی وی کے مناظر تصویر کے حکم میں

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری رضوی ازہری علیہ الرحمۃ نے **''ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن''** میں مضبوط دلائل اور سائنسی تھیوری سے اس بات کو ثابت کیا کہ ٹی وی اور ویڈیو اور پردہ سیمیں پر نظر آنے والی صورتیں تصویر ہی ہیں اور ان پر تصاویر کے احکام ہیں۔انہیں عکوس آئینہ پر قیاس کرنا باطل ہے بلکہ انہیں عکس کہنا ہی صحیح نہیں۔ جاندار کی تصویر بنانا، بنوانا بہ نص شرعی حرام ہے۔اور اس پر سخت وعیدیں ہیں۔احادیث اس بارے میں حد تواتر پر ہیں۔ایک حدیث پاک میں ہے:

عن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون۔متفق علیہ

(مشکوۃ ص ۳۸۵)

یعنی حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے سخت عذاب تصویر بنانے والوں پر ہوگا۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ کے اس موقف کی تائید و توثیق متعدد علمائے کرام و مشائخ عظام نے کی۔ٹی وی اور ویڈیو کے بارے میں یہ موقف ہندوستان کے زیادہ تر علمائے کرام کا رہا کہ پروگرام خواہ کوئی بھی ہو، مذہبی یا غیر مذہبی، ٹی وی، ویڈیو پر ان کو پیش کرنا ناجائز و حرام ہے اور اسے دیکھنا اور دکھانا بھی ناجائز و حرام ہے۔

ٹی وی اور ویڈیو کے بارے میں ہندوستان کے کثیر علمائے کرام اور مشائخ عظام کے موقف کے خلاف کچھ حضرات ٹی وی کے مناظر کو تصویر نہیں مانتے یا کسی وجہ سے اسے دیکھنا جائز قرار دیتے ہیں، ان حضرات کے دلائل کا جواب حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ نے تحریراً اور تقریراً دیا۔ٹی وی کی تصاویر کو نصوص حرمت سے خارج قرار دینے والوں کا رد کرتے ہوئے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''جو ٹی وی کی تصاویر کو نصوص حرمت سے خارج کہتا ہے وہ ضرور تخصیص کا مدعی ہے اور مخصص بتانا اس کے ذمہ ہے، ورنہ اس کی تخصیص ضرور بے دلیل ہے۔تصویر کا معنی بدرجہ اتم ویڈیو اور ٹی وی کے اشکال پر صادق ہے کہ ان اشکال میں ذوالصورۃ کی حیات کی حکایت تصویر سے زیادہ ہے کہ چلتی پھرتی نظر آتی ہیں اور انہیں عکس کہہ کر حرمت تصاویر کے عموم سے نکالنا درست نہیں کہ یہ تصاویر بداهۃً مصنوعہ انسان ہیں اور حرمت ان سے ضرور متعلق ہوگی خواہ انہیں کوئی عکس کہے یا تصویر بتائے''۔

تصویر کشی اور ویڈیو گرافی کے مرتکب کا حکم

جب یہ ثابت ہوا کہ ٹی وی پر نظر آنے والے مناظر تصویر کے حکم میں ہیں اور جاندار کی تصویر کی حرمت پر احادیث کثیرہ شاہد ہیں۔لہذا ویڈیو گرافی اور تصویر کشی کے مرتکب کے بارے میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ سے جب بھی سوال ہوا تو آپ نے یہی حکم دیا کہ وہ فاسق معلن

ہے،اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہے۔ چنانچہ فقہی مجالس میں ویڈیو گرافی کے مرتکب امام کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

’’ان کا حکم وہی ہے جو کسی مرتکب کبیرہ کا ہے یا خلاف شرع کسی بات کا اعلانیہ طور پر مرتکب ہے اس کا جو حکم ہے وہی ان کا حکم ہے ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہے‘‘

مذہبی وغیر مذہبی پروگرام ٹی وی پر دیکھنے والے ایک امام کے بارے میں فرمایا:

’’اگر یہ ثابت یا مشتہر ہے تو وہ امام لائق امامت نہیں، اس کی اقتدا کی اجازت نہیں‘‘۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

’’ویڈیو اور ٹی وی پر جو تصویریں آتی ہیں ان کا حکم یہی ہے کہ وہ کیمرے سے تصویر بنتی ہیں۔۔۔۔۔پھر فرمایا:۔۔۔جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا اور اس کی نمائش کرنا یہ سخت ناجائز و حرام ہے۔ جو لوگ اس کے مرتکب ہیں وہ فاسق معلن ہیں اور فاسق معلن کی تعظیم جائز نہیں‘‘۔

ویڈیو کے بارے میں علمائے اہل سنت کا موقف

ٹی وی اور ویڈیو کے بارے میں کثیر علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام کا موقف وہی ہے جسے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ نے بیان فرمایا، جن میں خاص طور سے حضور احسن العلماء حضرت علامہ مفتی سید مصطفیٰ حیدر حسن میاں برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت علامہ مفتی تقدس علی خان علیہ الرحمۃ، حضرت علامہ تحسین رضا خان علیہ الرحمۃ اور حضرت علامہ سید ظہیر احمد زیدی علیہ الرحمۃ وغیرہم کی تصدیقات **’’ٹی وی اور ویڈیو کا آپریشن‘‘** میں شامل ہیں اور ان کے علاوہ بھی بہت سے علمائے کرام نے اس کی تائید و توثیق کی جو شامل اشاعت نہیں ہے۔ یہاں اس موقف کے حامی کچھ علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام کے چند حوالے پیش ہیں:

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کا موقف

حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ سے حج فلم کے بارے میں سوال ہوا کہ ایک حج فلم تیار ہو کر کلکتہ میں آیا ہوا ہے جس کو بتایا گیا ہے کہ علمائے عرب و مصر نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے اس کا بھرپور رد کرتے ہوئے فرمایا کہ حج فلم کو دیکھنا حرام در حرام اشد اخبث کام ہے اور اخیر میں فرمایا:

’’اگر یہ واقعہ ہے کہ مصر کے کچھ لوگوں نے حج فلم کے ساتھ اظہار رضا کیا، اسے جائز بتایا ہے تو وہ ایسے ہی مولانا اور ایسے ہی علامہ ہیں۔ ہرگز کسی عالم دین کی یہ ناپاک حرکت، یہ نجس قول نہیں ہوسکتا۔ یہاں دلی کے ایک مشہور عام رسوا بین الخواص والعوام ہستی بھی تو سنیما کی فلمیں دیکھتی اور اس کی تعریفیں لکھتی اور چھاپتی ہے۔ ایسے ہی مصر کے بعض عبد الدنیا والدرہم، دین سے آزاد جاہلوں نے حج فلم کو پسند کیا اور دیکھا دکھایا ہوگا اور بالفرض اگر دنیا بھر کے خواص و عوام کسی ایسے حرام کا ارتکاب اور اسے پسند کریں تو کیا اس سے وہ حرام جائز ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ لَا وَ اللّٰہِ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ‘‘۔ (فتاویٰ مصطفویہ ص ۵۱۷)

حضور شارح بخاری علیہ الرحمۃ کا موقف

''فقیہ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں: گھر میں ٹی وی رکھنا حرام، اسے دیکھنا دکھانا سب حرام کہ بکس پر جو انسانی تصویر نظر آتی ہے وہ تصویر ہے اور بالقصد تصویر کو دیکھنا بھی حرام اگرچہ کسی اللہ کے ولی کی ہو''۔

(ماہنامہ اشرفیہ شمارہ نمبر ۱۹۹۴ء)

حضور بحر العلوم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمۃ سے ویڈیو گرافی کے مرتکب ایک امام کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے پہلے اس مسئلہ کے اختلاف کو واضح کیا، پھر آپ نے تحریر فرمایا:

''ایسے امام صاحب کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور ان کو بشرط استطاعت امامت سے علیحدہ کرنا ضروری ہے اور ان کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا دوہرانا واجب ہے۔۔۔ہاں وہ اپنی حرکتوں سے جن کا اوپر ذکر ہوا توبہ کرلیں تو ان کی اقتدا صحیح ہے''۔(فتاویٰ بحر العلوم جلد پنجم ص ۱۴۴)

فقیہ ملت رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

مذہبی پروگرام کی ویڈیو کے بارے میں درج ذیل فتویٰ ملاحظہ کریں جس کی تصدیق حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ نے کی:

''ویڈیو کیسٹ تیار کرنا اور اسکا دیکھا دکھانا سخت ناجائز و حرام ہے۔یہ پوچھا جارہا ہے کہ حج کی ادائے گی یا اجمیر شریف کے عرس کی یا کسی بھی مذہبی پروگرام کی ویڈیو کیسٹ تیار کرنا اور اس کا دیکھنا دکھانا کیسا ہے؟ حالانکہ یہ پوچھنا چاہیے کہ ویڈیو کیسٹ تیار کرنے والے اور اس کے دیکھنے دکھانے والے پر کتنا سخت شدید گناہ اور عظیم وبال ہے۔۔۔لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس فتنہ عظیم سے دور رہیں اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو نیز دیگر عزیز و اقارب کو اس سے بچائیں۔ورنہ دین و مذہب ایک تماشہ بن کر رہ جائے گا''۔(فتاوی فقیہ ملت جلد دوم ص ۲۷۸)

حضرت خواجہ مظفر حسین رحمۃ اللہ علیہ کا موقف

امام علم و فن حضرت خواجہ مظفر حسین رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

''مجھ سے جب بھی کبھی استفتا ہوا تو میں نے اس کا مختصر جواب یہی دیا ٹی وی کی تصویریں آئینہ میں نظر آنے والی صورتوں کی طرح تصویر فرضی نہیں۔ بلکہ حقیقی ہیں اور ٹی وی کی اسکرین پر شعاعوں سے بنتی ہیں اس لیے آئینہ دیکھنا جائز ہونے کے باوجود ٹی وی دیکھنا اور دکھانا جائز نہیں''۔ (ٹی وی کی تحقیق ص ر ۱۰)

اور آگے تحریر فرماتے ہیں:

''۔۔۔حالانکہ جاندار کی تصویروں پر مشتمل فلم دیکھنا مطلقا حرام ہے تو ثابت ہوا کہ پردۂ فلم پر نظر آنے والی صورتوں کو دیکھنے کی حرمت ان کے اصلوں کے دیکھنے کی وجہ سے نہیں بلکہ وہ خود حقیقی تصویریں ہیں۔۔۔'' (ٹی وی کی تحقیق ص ر ۱۷۳)

یہاں صرف چند فتاوی نقل کیے گئے۔ورنہ کتب فتاوی میں اس قسم کے کثیر فتوے موجود ہیں۔

فقہی مجالس میں ٹی وی کے بارے میں سوالات

ویڈیوگرافی کے عدم جواز کے موقف پر عمل کرنے والے کچھ سادہ لوح حضرات حالات زمانہ یا کسی کے اعتراض کے وجہ سے تذبذب یا شبہات کا شکار ہوجاتے ہیں جب کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ نے اپنے فتاویٰ اور خاص طور سے فقہی مجالس میں ان سب کا جواب بحسن وخوبی عطا فرمادیا ہے۔ اور حضرت کا موقف ایسے مضبوط دلائل سے مزین ہے جو آج بھی لاجواب ہیں۔ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ کے وصال کو طویل زمانہ نہیں گزر گیا کہ حالات زمانہ کے بدلنے کا وسوسہ دل میں راہ پائے۔ حالات کا یہ جبر آپ کے زمانہ میں بھی تھا اور آپ سے اس کے بارے میں بارہا سوال ہوا تو آپ نے عدم جواز کا فتویٰ ہی دیا۔ یہاں پر چند جوابات پیش کیے جاتے ہیں:

(۱) حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ آپ کے خلفا اور مریدین تصویر کشی اور ویڈیوگرافی میں مبتلا ہوجاتے ہیں تو فرمایا:

’’خلفا اور مریدین اگر یہ کام کرتے ہیں تو ان کو یہ ہدایت ہے کہ ٹی وی پر وہ آنے سے پرہیز کریں اور ویڈیو کے پروگراموں سے پرہیز کریں اور اپنی تصویر کشی سے اجتناب کریں، جاندار کی تصویر کشی حرام اشد حرام ہے، وہ کوئی کرے میرا خلیفہ ہو یا میرا مرید، یا میرے خاندان کا کوئی فرد ہو، میں اس سے راضی نہیں ہوں‘‘۔

(۲) کسی نے تغیر زمانہ کے تحت ٹی وی اور مووی کے جواز پر سوال کیا تو فرمایا:

’’یہ نص شرعی کے مقابل اپنے قیاس کو بروے کار لانا ہے۔۔۔۔ تصویر کی حرمت پر آج تک اجماع چلا آ رہا ہے اس اجماع سابق کو آج کے لوگوں کی فکر اور ان کی سوچ سے رفع نہیں کیا جاسکتا ہے اور ایسا تعامل جس کی وجہ سے نص ہی اٹھ جائے وہ تعامل ہرگز معتبر نہیں۔۔۔۔ تعامل وہاں تک معتبر ہوتا ہے جہاں تک نصوص پر عمل ہو اور تعامل پر بھی عمل ہوجائے اور جہاں پر تعامل کی بنیاد پر نص ہی مرتفع ہوجائے وہ تعامل ہرگز معتبر نہیں۔ اور نص کے مقابل قیاس کرنا یا اجماع کے مقابل قیاس کرنا درست نہیں وہ قیاس نہ اجماع کے مقابل میں سنا جائے گا، نہ نص کے مقابل میں سنا جائے گا ‘‘

(۳) کچھ علما کی تحقیق کے مطابق ویڈیوگرافی کے جائز ہونے پر سوال ہوا تو فرمایا:

’’یہ اجتہادی مسئلہ نہیں۔ اجتہاد غیر محل اجماع میں ہوتا ہے اور اجماع کے مقابل یا قرآن و حدیث کے مقابل اجتہاد کی اجازت نہیں۔ قیاس موضع نص میں جائز نہیں، ایسا قیاس جس سے نص کا ابطال ہوا گر موضع نص نہ ہو مگر نص کا مبطل ٹھہرے جائز نہیں ہے۔ یہ قیاسی و اجتہادی نہیں ہے یہ تو اجماعی مسئلہ ہے کہ جاندار کی تصویر کھینچنا کھنچوانا حرام ہے‘‘۔

(۴) جب آپ سے سوال ہوا کہ کثیر تعداد میں علماء ویڈیو اور ڈیجٹل تصویر بنواتے ہیں تو اس حوالے سے تو آپ نے فرمایا:

’’کسی کے فعل سے حرام، حلال نہیں ہوگا۔ بعض صورتیں ابتلا کی ہیں جن میں گورمینٹ کی وجہ سے لوگوں کو اس میں ابتلائے عام ہے۔ ہم لوگ ضرورت اور حاجت کے سوا جو صورتیں اس دائرے سے خارج ہیں ان میں جواز کا فتویٰ نہیں دیتے ہیں۔ ہم اپنے لیے یہ روا نہیں رکھتے کہ ہم کوئی کام خلاف شرع کرتے ہیں تو وہ ہمارے کرنے سے جائز ہوجائے گا۔ جو لوگ خلاف شرع امور میں مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے کہ وہ اپنے عمل کو موافق شرع کریں اور اگر ان کا عمل موافق شرع نہیں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی جناب میں استغفار توبہ اور رجوع بجالائیں اور شریعت کو بدلنے اور اپنی طبیعت کے مطابق ڈھالنے کا یہ کام بدعملی سے زیادہ خطرناک ہے۔ بدعملی یہ ایک گناہ ہے اور اس عمل کو قانونی شکل دینا

اور جائز کہنا یہ بدعقیدگی ہے۔شریعت میں تصویر کشی کی کوئی اجازت بلاضرورت شرعیہ اور بلا حاجت شرعیہ کسی کو نہیں ہے۔ویڈیو کی تصویریں اسی دائرے میں آتی ہیں۔شریعت میں کوئی طریقہ مقرر نہیں کیا کہ اس طور پر تصویر بنے گی تو ناجائز ہوگی اور اس طور پر بنے گی تو جائز ہوگی''۔

(۵) جب آپ سے یہ سوال ہوا کہ اگر کوئی عالم ٹی وی پر وعظ سناتا ہے تو اربوں لوگوں تک یہ بات پہنچ جاتی ہے اسی طرح اگر بعض ٹی وی چینل پر ہمارے علما نہ آئیں تو بدعقیدہ عالم آکر بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں تو کیا اس کے سد باب کے لیے ہم ٹی وی پر آسکتے ہیں یا نہیں؟ کیا اس مسئلہ میں اجتہاد کرسکتے ہیں؟

آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: یہ اجتہادی مسئلہ نہیں ہے۔اجتہاد غیر محل اجماع میں ہوتا ہے اور اجماع کے مقابل یا قرآن وحدیث کے مقابل اجتہاد کی اجازت نہیں ہے۔قیاس موضع نص میں جائز نہیں ہے۔ایسا قیاس جس سے نص کا ابطال ہو جائز نہیں ہے اور یہ مسئلہ قیاسی و اجتہادی نہیں ہے یہ تو اجماعی مسئلہ ہے کہ جاندار کی تصویر کھینچنا کھنچوانا، بنانا بنوانا حرام ہے۔اس کی حرمت احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔اس پر امام نووی نے اجماع نقل کیا ہے۔

''اور اس بہانے سے کہ بدمذہبوں کا رد کیا جائے یہ ظاہری طور پر ایک مصلحت ہے لیکن مصلحت کے لیے قاعدہ یہ ہے کہ ''**درء المفاسد اولی من جلب المصالح**'' مفاسد سے بچنا حصول منفعت سے اولی ہے۔ایک طرف یہ مصلحت تو بتائی جاتی ہے مگر خود عالم کے ٹی وی پر آنے کی وجہ سے یہ مفسدہ ہے کہ وہ ٹی وی پر آتا ہے تو جو دینی پروگرام دکھایا جاتا ہے وہ دینی نہیں رہتا بلکہ دین کا تماشا ہو جاتا ہے۔یہاں پر دین کی تبلیغ اس پر منحصر نہیں کے کوئی ٹی وی پر آئے اور اپنا فوٹو کھنچوائے اور دین کو تماشا بنائے، اور اس طور پر لوگوں کے لیے کھلم کھلا فوٹو، تصویر کشی اور سنیما کا دروازہ کھولے۔یوں بھی ہوسکتا ہے کہ اگر ٹی وی ہی پر اپنے بیانات کو ریلے کرانا ہے تاکہ وہ دور دور تک پھیل جائے تو اس کا ایک طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ تصویر نہ بنوائے اور اپنا بیان ٹی وی پر ریلے کرادے اور لوگ اس عالم کی آواز سنیں''۔

(۶) جب حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے یہ سوال ہوا کہ بہت سے علما ٹی وی کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں تو کیا اسے اجماع امت کہا جاسکتا ہے؟

آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا: یہ اجماع امت نہیں ہے اور ویڈیو کے بارے میں آج کے علما جنھوں نے جاندار کی تصویر کشی کے جواز پر اجماع کرلیا ہے اور ایسا اجماع متصور نہیں ہے کہ وہ اجماع سابق کو معطل اور باطل ولغو قرار دے۔۔۔تیرھویں صدی ہجری کے علما تک کی کتابوں میں یہ بات ملتی ہے کہ کسی طور پر جاندار کی تصویر بنانا اجماعاً ناجائز اور حرام ہے۔اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طرح کا استثناء نہیں فرمایا کہ اس طور پر تصویر بنے تو جائز ہوگی اور اس طور پر بنے گی تو ناجائز ہوگی۔اجماع کے علاوہ احادیث تواتر معنوی کی حد تک ہیں جن کا انکار آدمی کے ایمان کے رخصت ہونے کا سبب ہے۔کوئی مسلمان ان احادیث کا انکار نہیں کرسکتا۔ان احادیث کے پیش نظر یہ اجماع امت چلا آرہا ہے تو اس اجماع سابق کو یہ اجماع حادث اگر تسلیم کرلیا جائے کہ یہ اجماع ہے تو لغو اور معطل نہیں کرسکتا اور ماضی قریب کے عالم امام اہل سنّت مجدد دین وملّت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے ''**عطایا القدیر فی حکم التصویر**'' میں فوٹو کے عدم جواز پر آیات واحادیث اور اجماع امت اور فقہا کے وہ دلائل جمع کیے جو ناقابل تردید ہیں۔اسی میں ایک جزئیہ خانیہ سے وہ نقل کیا جو میں کہتا ہوں اس ٹی وی ویڈیو کا جزئیہ ہے، امام قاضی خان فرماتے ہیں:

’’اپنے صندوق میں تصویر کوصرف اس لیے روک رکھے کہ جب چاہے نکال کر دیکھ لے۔ پھر بھی اس کا رکھنا ناجائز ہے‘‘۔

میں کہتا ہوں یہ جزئیہ بدرجۂ اولیٰ ٹی وی اور ویڈیو کا جزئیہ ہے اس طور پر کہ جیسے وہ صندوق تصویر کا صندوق ہے اسی طور پر یہ ٹی وی تصویر کا صندوق ہے وہاں پر وہ دیکھتا نہیں تو کہا ناجائز ہے اور یہاں پر یہ اسی لیے بنائی جاتی ہے کہ اس کے شیشے پر اس کو دکھایا جائے۔

(۷) ’’مسجد میں میں ٹی وی پر دینی پروگرام کے بارے میں حضور تاج الشریعۃ علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مسجد میں اس قسم کے پروگرام اور ٹی وی کا چلانا اور زیادہ ناجائز وگناہ ہے۔ اور ایک موقع پر فرمایا کہ ٹی وی کا استعمال اور خصوصا مسجد میں یہ زیادہ حرام اشد حرام ہے‘‘۔

مرکزی دارالافتاء کا فتویٰ

کسی منصف کو اس بات سے انکار نہیں کہ جس عالم کے نزدیک عدم جواز کا موقف معقول اور مضبوط دلائل سے مزین ہے وہ اسی حکم کو بیان کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ چند سال قبل تک ہندوستان کے زیادہ تر علمائے کرام اسی کے مطابق حکم شرع بیان کرتے اور فتویٰ صادر کرتے رہے۔ جس کی چند مثالیں ابھی گزریں۔ اور اکثر عوام اہل سنت عدم جواز کے قائلین سے رجوع کرتے اور ان کے فتاویٰ کے مطابق ویڈیو گرافی کو ناجائز وحرام اور مرتکب کو فاسق جانتے رہے۔

اور جو ویڈیو گرافی کے جواز کا موقف رکھتے ہیں وہ جواز کا فتویٰ دیتے اور ان کے متبعین ان کی طرف رجوع کرتے اور ان کے فتویٰ پر عمل کرتے ہیں۔

دلائل کی روشنی میں جواز وعدم جواز کا موقف رکھنے والے علمائے کرام کے درمیان بحث ہوتی رہی مگر ایسا نہیں ہوا کہ اپنے موقف کے مطابق کسی دارالافتا سے فتویٰ جاری ہونے کے بعد ہنگامہ آرائی ہوتی ہو۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جو عالم جس موقف کو دلائل کی رو سے صحیح جانے گا وہ اسی کے مطابق حکم شرع بیان کرے گا اگرچہ اس مسئلہ میں عدم جواز کا حکم ہی صحیح ہے۔ جیسا کہ اس کی تفصیلات گزریں۔ ٹی وی اور ویڈیو کے جواز کے قائلین کے بارے میں فتاویٰ مرکز تربیت افتا میں حضرت علامہ مفتی نظام الدین صاحب قبلہ کے تصدیق شدہ فتویٰ میں بھی اس بات کا اعتراف ہے:

ہاں وہ اپنی تحقیق میں خاطی ہیں، انہیں اپنے دلائل اور موقف پر نظر ثانی کرنا چاہیے‘‘۔ (ج ۲ / ص ۵۷۰)

مگر پچھلے دنوں ایک دارالافتاء سے ویڈیو گرافی کے عدم جواز اور مرتکب پر حکم فسق پر ہنگامہ آرائی دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ ہوا یوں کہ ممبئی کے ایک علاقے سے ویڈیو گرافی کے مرتکب امام کے بارے میں مرکزی دارالافتاء سے سوال ہوا۔ وہاں سے حکم شرع جاری ہوا کہ ایسا شخص فاسق معلن ہے اس کو امام بنانا، اس کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ چونکہ مرکزی دارالافتاء کا ویڈیو گرافی کے مسئلہ میں وہی موقف ہے جو حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ اور بے شمار علمائے کرام کا ہے۔ اور جس علاقہ سے استفتا ہوا وہاں کی اکثریت بھی حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ سے منسلک ہے اور مسجد کے امام صاحب بھی اپنے آپ کو ’’**سگ درگاہ تاج الشریعہ**‘‘ کہتے ہیں اور فوٹو اور ویڈیو کے بارے میں ان کا موقف بھی وہی ہے جو حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ کا موقف ہے۔ اسی لیے فتویٰ جاری ہونے کے بعد امام موصوف مرکزی دارالافتاء حاضر ہوئے اور حضور قائد ملت شہزادہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ کے سامنے تحریراً وتقریراً توبہ کی اور آئندہ ویڈیو گرافی وغیرہ گناہوں سے بچنے کا عہد کیا اور وضاحت نامہ

تحریر کیا،جس میں یہ اعتراف کیا:

’’فوٹو اور ویڈیو کے بارے میں اسی موقف پر قائم ہوں اور قائم رہوں گا جو میرے شیخ کریم حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا ہے‘‘

آگے لکھتے ہیں: ’’ان مذکورہ بالا امور سے متعلق ماضی قریب میں مجھ سے جو بھی کوتاہی اور خطا بالخصوص فوٹو اور ویڈیو کے بارے میں سرزد ہوئی میں اس سے توبہ ورجوع کرتا ہوں‘‘۔

امام موصوف کی مذکورہ وضاحت سے ظاہر ہوا کہ فوٹو اور ویڈیو کے بارے میں عدم جواز کا موقف ہی امام موصوف کے نزدیک درست ہے اور امام موصوف اپنے پیرومرشد کے موقف پر ہیں۔جس کی رو سے تصویر کشی اور ویڈیوگرافی کا مرتکب فاسق ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہے اور ایسا شخص جب تک توبہ نہ کرلے لائق امامت نہیں۔

لہذا امام موصوف نے مرکزی دارالافتاء میں حاضر ہوکر ویڈیوگرافی وغیرہ سے تحریراً وتقریراً توبہ کرلی تو بحکم حدیث شریف۔’’**التائب من الذنب کمن لا ذنب له**‘‘ مرکزی دارالافتاء سے یہ حکم شرع بیان ہوا کہ امام موصوف پر کوئی الزام نہیں اور ان کی امامت درست ہے۔

مگر امام موصوف اپنی توبہ پر قائم نہ رہے اور اپنی پہلی روش کو اختیار کرلیا اور مسجد میں ویڈیوگرافی کا ارتکاب کرنے لگے۔تو دوبارہ مرکزی دارالافتاء سے رجوع کیا گیا تو وہاں سے پھر وہی حکم شرع بیان ہوا کہ امام موصوف فاسق معلن ہے، اس کو امام بنانا جائز نہیں۔ یہ حکم شرع بیان کرنے والے اور سائلین بلکہ خود امام موصوف ویڈیوگرافی کے بارے میں حضور تاج الشریعہ کے موقف پر ہیں لہذا یہ حکم بالکل صحیح اور مطابق شرع ہے لہذا اس پر عمل ہوا۔

ہنگامہ آرائی کیوں؟

جب یہ فتویٰ عام ہوا تو شوشل میڈیا پر ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی کہ صرف ویڈیوگرافی کی بنیاد پر حکم فسق لگانا اور امامت سے معزول کرنا درست نہیں ہے۔ جو لوگ ویڈیوگرافی کے مرتکب کو فاسق معلن قرار دینے پر معترض ہیں اور امام موصوف کی معزولی کو غلط قرار دیتے ہیں ان کی سادگی پر دعا ہی کی جاسکتی ہے کہ جب حکم شرع بیان کرنے والے مفتی ،مقتدی حضرات اور خود امام موصوف کا موقف وہی ہے جو حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ وغیرہ علمائے کرام کا موقف ہے۔تو اس پر ہنگامہ آرائی کا کیا مطلب!!

اب اگر کوئی اس فتویٰ پر معترض ہے تو وہ صرف مفتی موصوف پر نہیں بلکہ خود امام موصوف پر بھی معترض ہے کیونکہ دونوں اس مسئلے میں حضور تاج الشریعہ اور اکابرین کے موقف پر ہیں۔خود امام موصوف کے نزدیک ویڈیوگرافی کے مرتکب پر وہی حکم ہے جو دارالافتاء سے جاری ہوا۔لہذا اس فتویٰ پر اعتراض کرنے والے خود امام پر معترض ہیں۔اور امام کے حامی نہیں بلکہ مخالف ہیں۔مگر یہ ان کی سادگی ہے کہ وہ مخالفت کو حمایت سمجھ رہے ہیں۔ بالفرض اگر امام موصوف کا موقف اس کے خلاف ہو تب بھی حکم شرع پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

اور پھر یہ اعتراض صرف مفتی وامام پر نہیں بلکہ حکم شرع پر انگشت نمائی ہے کہ دلائل شرعیہ کے روشنی میں اس صورت میں حکم وہی ہے جو فتویٰ میں بیان ہوا جیسا کہ اکابرین کے مذکورہ فتاویٰ سے عیاں ہوا۔

ستم ظریفی

تصویرکشی اور ویڈیوگرافی کے عدم جواز کا موقف رکھنے والوں نے مضبوط دلائل اور ناقابل تردید شواہد کی روشنی میں اس کے حرام ہونے کو ثابت کیا۔ پھر کثیر علمائے کرام اور مشائخ عظام نے اس کی تائید وتوثیق کی اور اصحاب فتویٰ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے رہے۔ اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اسی موقف کو قبول کیا جاتا اور عدم جواز کے مدلل حکم کے مطابق فتویٰ دینے اور اس پر عمل کرنے پر انگشت نمائی نہ کی جاتی۔

مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ علما و مشائخ کے مستحکم موقف پر حرف گیری کرتے ہوئے شوشل میڈیائی مجاہدین نے اسے غلو اور تشدد قرار دیا۔

یہ بڑی عجیب منطق ہے کہ آپ اختلاف کریں تو رحمت اور کوئی اپنی تحقیق کے مطابق نص واجماع پر عمل کرے تو فتنہ پرور!!

آپ جائز بلکہ کارثواب کہیں تو سنجیدہ اور کوئی اسلاف کے موقف کو اپنائے تو متشدد!!

اگر آپ نص شرع واجماع سے تاویلاً عدول کریں تو سلجھے ہوئے اور کوئی نص شرعی واجماع پر عمل کرے تو مطعون!!!

اور سب سے زیادہ حیرت اس پر ہے کہ کوئی نص واجماع اور دلائل کی روشنی میں اس کی حرمت کو بیان کرے تو ہنگامہ آرائی کرنا اور دوسروں کو اپنی فکر وتحقیق کا پابند بنانا کہاں کا انصاف ہے۔

یہ تلخ حقیقت ہے کہ آج کل اختلافی مسائل میں جواز کا پہلو اختیار کرنا، اعتدال، سنجیدگی اور سلجھے ہوئے ہونے کی دلیل سمجھی جاتی ہے جب کہ مضبوط دلائل کی روشنی میں عدم جواز کا قول کرنا غلو وتشدد بلکہ تحمق قرار پاتا ہے۔ حالانکہ عدم جواز کا موقف ہی اکابر کی تائید وتوثیق کے ساتھ حق ہے۔

ستم بالائے ستم یہ ہے کہ کچھ کرم فرما حضرات نے حکم شرع بیان کرنے پر مسلک اعلیٰ حضرت پر حرف گیری شروع کر دی۔ حالانکہ نہ جانے کتنے ائمہ کو بلاوجہ امامت سے معزول کر دیا جاتا ہے بلکہ سراسر ظلم ہوتا ہے مگر اس طرح ہنگامہ آرائی دیکھنے سننے میں نہیں آتی پھر آخر ایک شرعی حکم کے مطابق کسی کو امامت سے معزول کیا گیا تو اس قدر واویلہ کیوں؟ اور اس پر مسلک کو نشانہ بنانا تو کچھ اور ہی بیان کرتا ہے!!

کچھ کرم فرماؤں نے یہ شوشہ چھوڑا کہ موقف تاج الشریعہ کے خلاف کرنے سے فاسق معلن کا حکم کیسے ہوا؟ یہ معترض کی حقیقت سے چشم پوشی ہے۔ کیونکہ موقف حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ یہی تو ہے کہ جو تصویرکشی اور ویڈیوگرافی کا مرتکب ہے وہ فاسق ہے، اور یہ حکم شرع ہے تو خلاف شرع عمل کی وجہ سے حکم فسق کیوں غلط ہوا!

اخیر میں تمام اہل سنت وجماعت سے گزارش ہے کہ تصویرکشی اور ویڈیوگرافی کی حرمت کو معمولی نہ سمجھیں۔ احادیث میں وارد تصویر کی حرمت اور وعید پر نظر رکھیں۔ اور اگر کسی کا عمل موافق شرع نہیں ہے تو کم از کم شریعت کو اپنی طبیعت کے مطابق کرنے اور اپنے عمل کو جائز قرار دینے سے پرہیز کریں اور خاص طور سے جو لوگ اپنے یوٹوب چینل پر ناظرین کی تعداد بڑھانے یا مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کی تاک میں رہتے ہیں ان کی چالوں کو سمجھیں۔ اور جادۂ حق پر قائم رہیں، اسی میں نجات ہے۔ **علمائے اہل سنت ممبئی**